چونکہ تیسرا قول فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب کا ہے اور وہ اس جماعت کے امام و مقتدیٰ اور مجدد و پیشوا مانے جاتے ہیں۔ اس لیے ہم انہی کے مسلک کی طرف زیادہ توجہ کریں گے۔ نیز۔ اسی کے ردّ و ابطال سے پہلے دونوں قول خود بخود باطل ہو جائیں گے۔ اس لئے بھی ان کی طرف براہ راست توجہ کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں تاہم چونکہ یہاں مسئلہ کا استیعاب مقصود ہے اس لئے بالکل نظرانداز ان کو بھی نہیں کیا جائے گا۔ واللہ الموفق۔

اس کے بعد ہم مختصر الفاظ میں اس مسئلہ کے متعلق اہل سنت کا نظریہ بھی پیش کرتے ہیں۔

اہل سنت کا عقیدہ

الف:۔ علم ذاتی اور علم محیط تفصیلی جو بلا استثنار تمام معلومات کو حاوی ہو۔ خواص باری تعالیٰ سے ہے۔ اس میں نہ کوئی رسول شریک ہے نہ غیر رسول اور اس پر فریقین کا اتفاق ہے۔ چنانچہ فاضل بریلوی "الدولۃ المکیۃ" کی نظر ثالث میں فرماتے ہیں۔

العلم الذاتی والمطلق المحیط التفصیلی مختص باللہ تعالیٰ۔	علم ذاتی اور علم بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے۔

نیز۔ اسی کی نظر خامس میں ہے۔

لانقول بمساواۃ علم اللہ تعالیٰ ولا بحصول لہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالیٰ ایضا الا البعض۔	ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں اور عطا الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں۔ نہ کہ جمیع خالص الاعتقاد ص ۲۳۔

بہر حال علم ذاتی اور علم محیط کل تفصیلی کا کسی مخلوق کے لئے حاصل نہ ہونا مسلّم فریقین ہے۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

بوارق الغیب

تالیف

حامی توحید و سنت ماحی شرک و بدعت

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نور اللہ مرقدہ

کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

فون: 543841

چونکہ تیسرا قول فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب کا ہے اور وہ اس جماعت کے امام و مقتدیٰ اور مجدد و پیشوا مانے جاتے ہیں، اس لئے ہم انہی کے مسلک کی طرف زیادہ توجہ کریں گے۔ نیز اسی کے رد و ابطال سے پہلے دونوں قول خود بخود باطل ہو جائیں گے۔ اس لئے بھی ان کی طرف براہ راست توجہ کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں تاہم چونکہ یہاں مسئلہ کا استیعاب مقصود ہے اس لئے بالکل نظر انداز ان کو بھی نہیں کیا جائے گا۔ واللہ الموفق۔

اس کے بعد ہم مختصر الفاظ میں اس مسئلہ کے متعلق اہل سنت کا نظریہ بھی پیش کرتے ہیں۔

اہل سنت کا عقیدہ

الف:۔ علم ذاتی اور علم محیط تفصیلی جو بلا استثناء تمام معلومات کو حاوی ہو۔ خواص باری تعالیٰ سے ہے۔ اس میں نہ کوئی رسول شریک ہے نہ غیر رسول اور اس پر فریقین کا اتفاق ہے۔ چنانچہ فاضل بریلوی "الدولۃ المکیۃ" کی نظر ثالث میں فرماتے ہیں۔

العلم الذاتی والمطلق المحیط التفصیلی مختص باللہ تعالیٰ۔	علم ذاتی اور علم بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عز و جل کے ساتھ خاص ہے۔

نیز اسی کی نظر خامس میں ہے۔

لانقول بمساواۃ علم اللہ تعالیٰ ولا بحصولہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالیٰ ایضاً الا البعض۔	ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں اور عطاء الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں، نہ کہ جمیع خاص الاختصار ص۲۳۔

بہر حال علم ذاتی اور علم محیط کل تفصیلی کا کسی مخلوق کے لئے حاصل نہ ہونا مسلّم فریقین ہے۔

ب۔ حق تعالیٰ کی عطا سے بذریعہ وحی یا الہام عالم شہادت کی طرح عالم غیب کی بھی بہت سی چیزیں حق تعالیٰ کے مقرب بندوں کو معلوم ہو جاتی ہیں۔ اور اس میں انبیاء اور ملائکہ علیہم السلام کا حصہ سب سے زیادہ ہے اور جماعت انبیاء میں بھی خاص کر سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اس کمال میں سب سے زیادہ بلند ہے اور آپ ہی حق تعالیٰ کے بعد "فوق کل ذی علم علیم" کے مصداق ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم وشرف وکرم۔

لیکن باایں ہمہ یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ آپ کو۔

"تمام ممکنات حاضرہ وغائبہ کا علم عطا فرما دیا گیا" الکلمۃ العلیا ص۳۔

اور یہ عقیدہ بھی صحیح نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

"تمام ماکان ومایکون الیٰ یوم القیمۃ کا علم حاصل تھا اور ابتدائے آفرینش عالم سے لے کر جنت ونار کے داخلہ تک کا کوئی ذرہ حضورؐ کے علم سے باہر نہیں۔ (انباء المصطفیٰ ص۲ ملخصاً)

کیونکہ بعض ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہونا نصوص کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ اس سے اختلاف کرنا محبت نہیں بلکہ بغاوت اور ضلالت ہے۔

اہل سنت کے اس عقیدے کا جزو اوّل جو ثبوتی ہے وہ تو کسی دلیل کا محتاج نہیں اور نہ کسی مسلمان کو اس سے انکار ہے۔ لہٰذا یہاں ہماری بحث صرف سلبی جزو پر ہوگی۔ اور اسی پر ہم اپنی کتاب کے اس حصہ میں تین بابوں کے ماتحت دلائل پیش کریں گے۔

والمسئول من اللہ تعالیٰ توفیق الصدق والصواب۔